4920CH28

پھول کی فریاد

کیا خطا میری تھی ظالم، تو نے کیوں توڑا مجھے
کیوں نہ میری عمر ہی تک شاخ پر چھوڑا مجھے

جانتا گر اس ہنسی کے دردناک انجام کو
میں ہوا کے گُدگُدانے سے نہ ہنستا نام کو

شاخ نے آغوش میں کس لطف سے پالا مجھے
تو نے مَلنے کے لیے بستر پہ ہے ڈالا مجھے

میری خوشبو سے بسائے گا بچھونا رات بھر
صبح ہوگی تو مجھے تو پھینک دے گا خاک پر

پتّیاں اُڑتی پھریں گی منتشر ہوجائیں گی
رفتہ رفتہ خاک میں مِل جائیں گی کھوجائیں گی

تو نے میری جان لی دم بھر کی زینت کے لیے
کی جفا مجھ پر فقط تھوڑی سی فرحت کے لیے

دیکھ میرے رنگ کی حالت بدل جانے پہ ہے
پتّی پتّی ہو چلی، بے آب مُرجھانے پہ ہے

پیڑ کے وہ سبز پتّے رنگ میرا، ان میں لال
جس طرح کاہی دوپٹّے میں کسی گُل رو کے گال

© NCERT not to be republished

جس کی رونق تھا میں بے رونق وہ ڈالی ہوگئی
حیف ہے بچّے سے ماں کی گود خالی ہوگئی

تِتلیاں بے چین ہوں گی جب نہ مجھ کو پائیں گی
غم سے بھونرے روئیں گے اور بُلبُلیں چلاّئیں گی

دودھ شبنم نے پلایا تھا مِلا وہ خاک میں
کیا خبر تھی یہ کہ ہے، بے رحم گل چیں تاک میں

مہر کہتا ہے مری کرنوں کی سب محنت گئی
ماہ کو غم ہے کہ میری دی ہوئی رنگت گئی

دیدۂ حیراں ہے کیاری، باغباں کے دل پہ داغ
شاخ کہتی ہے کہ ہے ہے گُل ہوا میرا چراغ

میں بھی فانی تو بھی فانی سب ہیں فانی دہر میں
اک قیامت ہے مگر مرگِ جوانی دہر میں

شوقؔ کیا کہتے ہیں سُن لے تو سمجھ لے مان لے
دل کسی کا توڑنا اچھّا نہیں تو جان لے

شوقؔ قدوائی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. پھول کس کی فریاد کر رہا ہے؟
2. پھول پر کیا ظلم ہوا ہے؟
3. چمن سے جدا ہو کر پھول پہ کیا گزرے گی؟
4. چمن میں پھول کی جدائی کا کس کس کو رنج ہے؟